سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل و کرامات کا اوّلین مستند مجموعہ

قلائد الجواہر فی مناقب شیخ عبد القادر گیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کا اردو ترجمہ

غوثِ جیلانی



تصنیف

علامہ محمد بن یحییٰ تاذفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

نوریہ رضویہ پبلی کیشنز 11 گنج بخش روڈ۔ لاہور

فون: 7313885

سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل و کرامات کا اوّلین مستند مجموعہ

قلائد الجواہر فی مناقب شیخ عبد القادر گیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کا اردو ترجمہ

غوثِ جیلانی

منظوم

تصنیف

علامہ محمد بن یحییٰ تاذفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

ترجمہ : علامہ محمد عبد الستار قادری

ترتیب و تدوین : سید محمد صداقت رسول

نوریہ رضویہ پبلی کیشنز - ۱۱ - گنج بخش روڈ - لاہور

فون : ۷۳۱۳۸۸۵

188303
80

تزئین و اہتمام

سید شجاعت رسول قادری

نام کتاب ——— قلائد الجواہر فی مناقب شیخ عبدالقادرؒ

مصنف ——— علامہ محمد بن یحییٰ التازفیؒ

مترجم ——— علامہ مولانا عبدالستار قادری

کمپوزنگ ——— words maker Lhr.

بارسوم ——— فروری 2002ء

تعداد ——— 1100

مطبع ——— اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور

قیمت ——— 120 روپے

ملنے کا پتہ

نوریہ رضویہ پبلیکیشنز

11 گنج بخش روڈ لاہور فون 7313885

مکتبہ نوریہ رضویہ

گلبرگ اے فیصل آباد فون 626046

جھنڈے دیکھے جو زمین سے لیکر ملکوت اعلیٰ تک پہنچتے ہیں اور افق اعلیٰ میں میں نے ان کے نام کی دھوم دھام سنی۔ رضی اللہ عنہ

محمود النعال نے بیان کیا ہے کہ میں نے اپنے والد کو کہتے سنا کہ میں شیخ حماد کی خدمت میں حاضر تھا' اتنے میں شیخ عبدالقادر جیلانی آئے' اس وقت آپ عالم شباب میں تھے۔ شیخ حماد آپ کی تعظیم کیلئے اٹھے اور فرمانے لگے۔ مرحبًا بالجبل الراسخ والطودالمنیف لا یتحرک"[1] اور اپنے بازو پر آپ کو بٹھا لیا جب آپ بیٹھ گئے آپ سے شیخ حماد نے پوچھا: کہ حدیث اور کلام میں کیا فرق ہے۔[2] آپ نے بیان کیا کہ حدیث وہ ہے جس کی خواہش کی جائے جیساکہ سوال و جواب میں ہوتا ہے اور کلام وہ ہے جو دل پر چوٹ کرے۔ (یعنی دل پر اپنا گہرا اثر ڈالے) اور دل کا بیدار ہونے کی خواہش سے بے قرار ہونا تمام اعمال سے افضل ہے یہ سن کر شیخ موصوف نے فرمایا: تم سیدالعارفین ہو۔ تمہارا عدل و انصاف مشرق سے مغرب تک پہنچے گا۔ تمہارے پیر کے نیچے اولیائے زمانہ اپنی گردنیں بچھائیں گے۔ تمہارا درجہ عالی ہوگا تم اپنے اقران و امثال سے فائق و ممتاز رہو گے۔ رضی اللہ عنہما

اللہ تعالیٰ سے عدم مواخذہ کا عہد لینا

شیخ ابونجیب سہروردی بیان کرتے ہیں کہ 523ھ کا واقعہ ہے کہ میں ایک وقت بغداد میں حضرت شیخ حماد کی خدمت میں حاضر تھا۔ اس وقت حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک طول طویل اور عجیب تقریر کی تو شیخ حماد نے فرمایا: عبدالقادر! تم

1۔ ایسے مضبوط اور بلند پہاڑ کا آنا جو کسی طرح سے بھی جنبش نہیں کرسکتا (یعنی آپ کا آنا) مبارک ہو۔ نہایت عالی ہمتی اور اعلیٰ درجہ کے لحاظ سے آپ کو ایک عظیم الشان پہاڑ سے تشبیہ دی ہے جب کوئی آتا ہے تو عرب اپنے محاورہ میں اس وقت مرحبا بک بولتے ہیں جس سے اعلیٰ درجہ کی خوشنودی کا اظہار مدنظر ہوتا ہے۔

2۔ عربی میں حدیث اور کلام دونوں کے بحیثیت لغت ایک ہی معنی ہیں' مگر اصطلاح علمی اور عرفی کے لفظ سے اس میں تفریق کی گئی ہے اور اس مقام پر بحیثیت عرفی ان دونوں میں فرق بیان کیا گیا ہے۔

عجیب عجیب تقریریں کرتے ہو۔ تمہیں اس بات کا خوف نہیں کہ خدا تعالیٰ تمہاری کسی بات پر تم سے مواخذہ کرنے لگے تو شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا ہاتھ آپ کے سینہ پر رکھ دیا اور کہا: کہ آپ نور قلب سے ملاحظہ فرمایئے کہ میری ہتھیلی میں کیا لکھا ہوا ہے؟ پھر تھوڑی دیر کے بعد آپ نے اپنا ہاتھ اٹھا لیا۔ شیخ حماد نے فرمایا: کہ میں نے ان کی ہتھیلی میں لکھا دیکھا کہ انہوں نے اپنے پروردگار سے ستر دفعہ عہد لیا ہے کہ وہ ان سے مواخذہ نہ کرے گا۔ پھر شیخ موصوف نے فرمایا: اب کوئی مضائقہ نہیں۔ "ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذوالفضل العظیم" یہ خدائے تعالیٰ کا فضل ہے کہ' جسے چاہے دے' وہ اپنے فضل و کرم کا مالک ہے۔ رضی اللہ عنہم اجمعین۔

پانی پر چلنا

سہیل بن عبداللہ تستری نے بیان کیا ہے کہ ایک مرتبہ اہل بغداد کی نظر سے آپ عرصہ تک غائب رہے' لوگوں نے آپ کو تلاش کیا تو معلوم ہوا کہ آپ کو دجلہ کی طرف جاتے دیکھا تھا۔ لوگ آپ کو تلاش کرتے ہوئے دجلہ کی طرف گئے' تو ہم نے دیکھا کہ آپ پانی پر سے ہماری طرف چلے آرہے ہیں اور مچھلیاں بکثرت آپ کی طرف آن آن کر آپ کو سلام علیک کرتی جاتی ہیں ہم آپ کو اور مچھلیوں کے آپ کا ہاتھ چومنے کو دیکھتے جاتے تھے اس وقت نماز ظہر کا وقت ہوگیا تھا۔ اسی اثناء میں ہمیں ایک بڑی بھاری جائے نماز دکھائی دی اور تخت سلیمانی کی طرح ہوا میں معلق ہو کر بچھ گئی۔ یہ جائے نماز سبز رنگ اور سونے چاندی سے مرصع تھی اس کے اوپر دو سطریں لکھی ہوئی تھیں۔ پہلی سطر میں "الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون" اور دوسری سطر میں سلام علیکم اھل البیت انہ حمید مجید لکھا ہوا تھا جب یہ جائے نماز بچھ چکی تو ہم نے دیکھا کہ بہت لوگ آئے اور جائے نماز کے برابر کھڑے ہوگئے' ان لوگوں کے چہروں سے بہادری اور شجاعت عیاں تھی یہ لوگ سب کے سب سرنگوں اور ان کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ یہ لوگ ایسے خاموش تھے کہ گویا قدرت نے انہیں ایسا ہی بنایا ہے ان کے آگے ایک ایسے شخص تھے

جس کے چہرے سے ہیبت، وقار اور عظمت ظاہر تھی جب تکبیر کہی گئی تو حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ نماز پڑھانے کے لئے آگے بڑھے اس وقت ایک نہایت عظمت و ہیبت کا وقت تھا۔ غرضیکہ اس وقت ان سب لوگوں نے اور ان کے سرداروں اور اہل بغداد نے آپ کے پیچھے ظہر کی نماز پڑھی جب آپ تکبیر کہتے تو حاملان عرش بھی آپ کے ساتھ تکبیر کہتے جاتے اور جب آپ تسبیح پڑھتے تو ساتوں آسمانوں کے فرشتے بھی آپ کے ساتھ ساتھ تسبیح پڑھتے جاتے اور جب آپ سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو آپ کے لبوں سے سبز رنگ کا نور کھل کر آسمان کی طرف جاتا جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے یہ دعا پڑھی۔ "اللھم انی اسئلک بحق محمد حبیبک وخیرک من خلقک وابائی انک لا تقبض روح مرید اور مریدہ الا توبتہ" ترجمہ :- اے پروردگار! میں تیری درگاہ میں تیرے حبیب اور بہترین خلائق حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ بناکر دعا مانگتا ہوں کہ تو میرے مریدوں کی اور میرے مریدوں کے مریدوں کی جو کہ میری طرف منسوب ہوں روح قبض نہ کر، مگر توبہ پر۔

سہیل بن عبداللہ تستری بیان کرتے ہیں کہ ہم نے آپ کی دعا پر فرشتوں کے ایک بہت بڑے گروہ کو امین کہتے سنا، جب آپ دعا ختم کرچکے تو پھر ہم نے یہ ندا سنی۔ ابشر فانی قد استجبت لک" تم خوش ہوجاؤ، میں نے تمہاری دعا قبول کرلی۔

پانچ ہزار یہود و نصاریٰ کا اسلام قبول کرنا

شیخ عبدالقادر جبائی کہتے ہیں کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے مجھ سے بیان فرمایا: کہ میں بہت چاہتا ہوں کہ پہلے کی طرح بیابانوں میں رہا کروں، نہ مخلوق مجھے دیکھے نہ میں مخلوق کو دیکھوں، مگر خدائے تعالیٰ کو مجھ سے خلق کو نفع پہنچانا منظور تھا، کیونکہ میرے ہاتھ پر پانچ ہزار یہود و نصاریٰ نے اسلام قبول کیا اور ایک لاکھ سے زیادہ قطاع الطریق اور مفسد لوگوں نے توبہ کی۔ رضی اللہ عنہ